سوال

(187) کیا متعدد بیوں میں عدل شرط ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

متعدد بیویوں کا کیا حکم ہے؟ کیا بیاہ میں عدل شرط ہے اگر یہ جائز ہے تو کیا شب بسری اور جماع میں مساوات کا عدل بھی اس میں شامل ہے؟

نیز اس شخص کا کیا حکم ہے جو متعدد بیویوں سے صرف تفاخر اور خوشحالی کا ارادہ رکھتا ہے۔ باوجودیکہ وہ عدل پر قدرت رکھتا ہے؟ (حمدان۔ ع۔ ا)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تعدد ازواج سنت ہے جو شخص اس کی قوت رکھتا ہو اور اس سے اس کا ارادہ اپنی شرمگاہ کی عفت، نظر نیچے رکھنا، اولاد کی کثرت یا اس بنا پر امت کو جرات دلانا ہو۔ تاکہ لوگ ان چیزوں کو اختیار کر کے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے، ان چیزوں سے بے نیاز ہو جائیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اور تاکہ لوگ امت اسلامیہ کی کثرت کے اسباب اپنائیں اور زمین میں اللہ کی عبادت کرنے والوں کی کثرت ہو یا ایسے ہی دوسرے پاکیزہ مقاصد ہیں۔

اور اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول حجت ہے:

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝

''اور اگر تمہیں اس بات کا خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان کے سوا جو عورتیں تم کو پسند ہوں دو دو، تین تین یا چار چار ان نکاح کر لو اور اگر اس بات کا ڈر ہو کہ تم ان میں انصاف نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی (کافی ہے) یا لونڈی جس کے تم مالک ہو۔ اس طرح تم بے انصافی سے بچ جاؤ گے۔'' (النساء: ۳)

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

''تمہارے لیے رسول اللہ کی پیروی بہترین روش ہے۔'' (الاحزاب: ۲۱)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد بیویاں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان عدل کرتے اور فرماتے :

((اللّٰھمَّ ھذا قسمی فیما انلکُ فلَا تَلُمنی فیما تملِکُ ولا انلِکُ))

''اے اللہ! یہ میری ان باتوں میں تقسیم ہے جن کی میں قدرت رکھتا ہوں اور جن باتوں کی قدرت تو رکھتا ہے میں نہیں رکھتا ان میں قصوروار نہ ٹھہرانا۔''

اس حدیث کو اہل السنن نے صحیح اسناد کے ساتھ نکالا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے مراد یہ ہے کہ عدل ان باتوں میں واجب ہے جو انسان کے اپنے بس میں ہیں۔ جیسے خرچہ دینا اور شب بسری وغیرہ۔ رہی محبت اور جماع، تو یہ انسان کے بس میں نہیں ہے۔

اس مسئلہ میں مذکورہ بالا آیت کریمہ کی تفسیر کے طور پر جو سنت صحیحہ وارد ہیں اور پر عمل کرتے ہوئے کسی مسلم کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ چار سے زیادہ بیویوں کو جمع کرے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلداول - صفحہ 169

محدث فتویٰ